سے سارے احوال ٹھیک ہو جائیں گے۔اسی سے جو خود غرض 'نفس پرست اور غیر ذمہ دار ہیں' وہ بے غرض اور ذمہ دار بن جائیں گے۔اسی سے 'جب ہدف اور سمت مل جائے گی' تو وہ بے پناہ انسانی صلاحیتیں جو ضائع ہو رہی ہیں' وہ کام میں لگ جائیں گی۔اسی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ آسمان و زمین سے رزق کے دہانے کھول دے گا۔اس کے لیے نہ درس گاہوں کے جال کی ضرورت ہے' نہ اقتصادی منصوبوں کی بھرمار کی۔اس کے لیے تو صرف ایمان و جہاد کی "درس گاہ" درکار ہے 'اور غلبہ دین کے "منصوبے"۔

دل چاہتا ہے کہ ہمارے دینی و سیاسی عناصر' ہمارے جنرل اور افسران' ہمارے دانش ور اور صحافی' آج جن لاحاصل تدابیر کے پیچھے رات دن لگے ہوئے ہیں' وہ اپنی کم سے کم ۵۱ فی صد توجہات کا مرکز اس نسخہ اصلاح کو بنائیں اور اسے بروئے کار لانے کے لیے متفق و متحد اور کوشاں و رواں ہو جائیں۔

لیکن ہم دوسروں کو وہ چیز نہیں دے سکتے جس سے خود ہماری جیبیں خالی ہوں۔اس لیے قوم کو یہ نسخہ شفا پلانے کے ساتھ ساتھ ہمیں خود بھی اسے پینا ہوگا۔اگر اللہ اور اس کے رسول کی باتوں اور وعدوں پر ہمارا یقین پختہ ہو تو ہمارے دل اس یقین سے بھر جانا چاہییں کہ صرف اسی نسخے کے استعمال سے ہمارا ملک مسلسل بحرانوں اور مسلسل بگاڑ اور زوال کے چکر سے نکل کر ترقی اور سربلندی کی راہ پر گامزن ہو سکے گا۔

"ترجمان القرآن" کے قیمتی صفحات کو اپنے ذاتی احوال کے ذکر کے لیے استعمال کرنا مجھے کبھی پسند نہ رہا' لیکن اب ادارتی رفقائے کار کا اصرار ہے کہ میں قارئین کو باخبر کروں' اس لیے کہ مولانا مودودی بھی حسب ضرورت ایسا کرتے تھے۔ان کی رائے کو ترجیح دیتے ہوئے میں یہ چند سطور تحریر کر رہا ہوں۔

۷ ماہ سے زائد ہو گئے ہیں' ۱۹ جنوری سے میں اپنے عارضۂ قلب کے علاج کے لیے انگلستان (اسلامک فاؤنڈیشن' مارک فیلڈ لیسٹر) میں مقیم ہوں۔دسمبر ۹۵ میں' لاہور میں' میرا پرانا مرض قابو سے باہر (unstable) ہو گیا تھا۔ڈاکٹروں نے پندرہ دن وہاں انتہائی نگہداشت میں رکھا' اور پھر یہاں بھیج دیا' اس لیے کہ میری اس بیماری کا ریکارڈ یہیں تھا۔یہاں آتے ہی انجیوگرام ہوا' جس سے یہ معلوم ہوا کہ دل کو خون فراہم کرنے والی تین بڑی شریانیں تقریباً مسدود ہیں' اور کچھ اور بھی۔یہ سراسر اللہ کا فضل و کرم ہے کہ اس نے فراہمی خون کے لیے دوسرے چھوٹے چھوٹے راستے کھول دیے ہیں۔قدرت یہ انتظام ان سب کے لیے کرتی ہے جن کو ابھی زندہ رہنا ہوتا ہے۔

میرا یہ مرض بہت پرانا ہے۔ ۱۹۶۶ میں ڈھاکے میں پہلا ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔ اس کے بعد چار اور ہو چکے ہیں۔ ۷۵-۱۹۷ کے لگ بھگ سے انجائنا ہو گیا۔ ۱۹۸۱ کے ہارٹ اٹیک کے بعد، جب یہ معلوم ہوا کہ چار شریانیں بند ہیں، اور والو تو لیک کر ہی رہا تھا، تو ۱۹۸۲ میں لندن نیشنل ہارٹ ہسپتال میں پہلا آپریشن ہوا۔ اور والو کو درست کر دیا گیا۔ جب والو دوبارہ لیک کرنے لگا تو ۱۹۸۵ میں دوسرا آپریشن ہوا، اور پلاسٹک کا والو ڈالا گیا۔ ۱۹۹۱ میں مجھے پانچواں ہارٹ اٹیک ہوا، تو انجائنا دوبارہ شروع ہو گیا۔ ہر جگہ کے سب ڈاکٹر متفق تھے کہ جب تک ممکن ہو، تیسرے آپریشن سے اجتناب بہتر ہے اور دواؤں سے مداوا کیا جائے لیکن اب سب ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ آپریشن کرا لینا چاہیے۔ ابھی صرف سپلائی متاثر ہے، لیکن دل ٹھیک کام کر رہا ہے، سائز ٹھیک ہے، والو ٹھیک ہے، اگرچہ انجائنا اسی طرح کثرت سے ہے جیسا لاہور میں ہو گیا تھا۔ چنانچہ میں نے یہ مشورہ قبول کر لیا ہے۔

نیشنل ہیلتھ میں آپریشنوں کے لیے ۶ ماہ کی ویٹنگ لسٹ ہے، لیکن سرجن نے کہا ہے کہ ترجیحی بنیادوں پر، مستقبل قریب میں وہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ کتنا قریب، یہ تو نہیں معلوم، لیکن میرا اندازہ ہے کہ ایک سے چار ماہ کے اندر۔

۳۰ سال اس مرض اور دوسرے حوادث کے ساتھ گزارنے کے بعد، مجھے یقین ہے کہ جتنی صحت اور مدت اللہ نے میرے لیے مقدر کی ہے، اس میں کوئی بھی ذرہ برابر کمی بیشی نہیں کر سکتا۔ یہ بھی یقین ہے کہ اسی نے پیدا کیا، زندگی کی راہوں پر چلایا، وہی کھلاتا اور پلاتا ہے، اور وہی شفا دیتا ہے۔ اسی سے امید لگی ہوئی ہے کہ وہ قیامت کے دن خطاؤں کو معاف کرے گا۔ اس لیے اس سے یہی ہر وقت دعا ہے کہ جو صحت اور مدت بھی اب باقی ہے، وہ اس کے دین کی خدمت میں گزرے۔ اپنے بھائیوں کے لیے دعا، دعا کرنے والوں کے لیے اجر عظیم کا ذریعہ ہے، اور جس کے لیے دعا کی جائے اس کے لیے بھی نافع، اس لیے آپ سے درخواست ہے کہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔